بصارت اور بصیرت سے محروم سیاستدان

تحریر: سہیل احمد لون

ساؤتھ ویسٹ لندن میں ورلڈ آف ایڈونچر پارک جو یہاں کے مقامی اور باہر سے آنے والوں سیاحوں کی توجہ کا خاص مرکز ہوتا ہے۔ یہاں پر انواع واقسام کی تفریحی سرگرمیوں میں سب سے قابل ذکر آبی جانور "سی لائن" کا شو ہوتا ہے۔جس کو ہر عمر کے لوگ یکساں طور پر پسند کرتے ہیں۔تقریباً بیس منٹ کے اس شو میں "سی لائن "اپنی ٹرینر کے ہمراہ دن میں تین بار جلوہ گر ہو کر ڈانس، کھیل کود اور مختلف کرتب دکھا کر شائقین سے خوب داد وصول کرتا ہے۔آخر میں اس کی ٹرینر لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے اس سوال کا جواب دیتی ہے کہ اس نے اس آبی جانور کو کیسے اتنا با کمال بنا دیا کہ وہ بے زبان ہو کر انسانی زبان سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے۔لڑکی نے بتایا کہ اس نے "سی لائن" کو اس مقام تک لانے میں بڑی محنت کی ہے۔اس کو سکھانے سے پہلے اس کی کمزوری یعنی "مچھلی" کھلانے کا وعدہ کیا جاتا ہے ۔سیکھنے کے عمل میں ہر قدم پر اس کو مذکورہ ٹاسک پورا کرنے پر مچھلی کھلانے کا وعدہ وفا کیا جاتا۔یوں قدم بہ قدم سیکھ کر "سی لائن "اس شعبے میں ماہر ہو گیا ہے۔لڑکی نے بتایا کہ سکھانے کے سارے عمل میں اس نے کبھی قول و فعل میں تضاد نہیں ہونے دیا۔اگر ایک آبی جانور اپنے گرو یا مالک کے وعدے پر یقین کر کے اتنا با کمال ہو سکتا ہے تو ہمیں یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ ہم تو اشرف المخلوقات ہیں اگر ہم سے وعدے کر کے پورے کیے جائیں تو کیا ہم ترقی کی بلندیوں کو نہیں چھو سکتے ؟افسوس یہ ہے کہ ہمیں آج تک کھوکھلے نعروں اور جھوٹے وعدوں کے سوا کچھ دیا ہی نہیں گیا۔کبھی کوئی آمر 90 دن میں الیکشن کروانے کا وعدہ کر کے ہم پر گیارہ سال تک مسلط رہتا ہے۔اسلام کے نام پر دہشت گردی کا بیج بو کر خود کو مرد حق کہلوانا شروع کر دیتا ہے اور چند نا عاقبت اندیش اُس کے نعرے بازوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مرد حق کو تو آتش نمرود نہیں چھو سکتی چہ جائیکہ وہ سی 130 کے ملبے میں جل کر خاکستر ہو جائے......!! کوئی روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ کر کے عوام کو مہنگائی، بے روزگاری اور لوڈشیڈنگ کے تیروں سے گھائل کرتا ہے۔کوئی روشن خیال پاکستان کا نعرہ لگا کر عوام کا مستقبل تاریک کرتا ہے۔کبھی کوئی وردی میں جمہوریت کا ڈھونگ رچاتا ہے۔کوئی صنعتی انقلاب لانے کا وعدہ کر کے عوامی امنگوں کا گلہ گھونٹنا شروع کر دیتا ہے۔غرضیکہ ایک مخصوص طبقہ ہی پچھلے کئی سالوں سے وعدوں پہ وعدے کرتا جا رہا ہے۔اب تو یہ عالم ہے کہ وعدہ بھی توڑتے ہیں تو اٹھا کے قران......!مگر حیرانگی اس بات کی ہے کہ ہماری عوام کو اس بات کا کبھی احساس ہی نہیں ہوا۔شاید ان کا حافظہ ہی اس معاملے میں کمزور ہے۔ایک "سی لائن" کا گرو اس لیے وعدے کی پاسداری کرتا ہے تاکہ "سی لائن " کا اس پر اعتماد برقرار رہے کیونکہ اطاعت کی بنیاد ہی بھروسے پر ہوتی ہے۔ پاکستان کو ایسا مسائلستان بنا دیا گیا ہے جہاں کسی عام آدمی کی جان و مال اور عزت وآبرو محفوظ نہیں۔انصاف کا نام و نشان نہیں، مہنگائی، لوڈشیڈنگ، بے روزگاری اور کرپشن میں اتنے خود کفیل ہو چکے ہیں کہ اگر ان کو برآمد کر کے زرمبادلہ کمایا جا سکتا تو آج ورلڈ بینک ہم سے قرض لینے کی درخواست کرتا۔عوامی استحصال کی میڈیا بڑی پرچار کرتا ہے، وکی لیکس کی طرح میڈیا بھی اشرافیہ کے سیاہ کارناموں کو ہمارے سامنے لاتا رہتا ہے۔مگر مجال ہے کہ ہمارے سر پر کبھی جوں بھی رینگ جائے۔لگتا ہے عوام کو کچھ نظر ہی نہیں

آتا۔اس بات کا ہمارے سیاسی قائدین کو بخوبی اندازہ ہے کہ ہمارے لوگ "انے" ہیں۔جن کے سامنے جو مرضی کرو ان کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔تبھی تو یہ " کانے "راجہ بن جاتے ہیں۔ان "انے" لوگوں پر مسلط ہونے والے سارے راجے ایک دوسرے کے بھی" کانے"ہوتے ہیں۔اس لیےان سب کی آپس میں خوب جمتی ہے۔پیوستہ رہ شجر سے......امید بہار رکھ......!!!شاید کبھی ہمارے ملک میں بھی کوئی"انا" ’’انے وا‘‘اٹھ کر کرپشن کے خلاف آواز اٹھائے۔کرپشن کے خلاف اولمپک مشعل جو"انا ہزارے"نے روشن کی ہے۔شاید وہ ہمارے ملک میں بھی پہنچ جائے مگر اس مشعل کو تھامے گا کون؟ادھر تو بھوک ہڑتال کرتے وقت بھی اتنی اذیت سے نہیں گزرنا پڑے گا کیونکہ بھوک سے لڑنے کے ہم کافی دیر سے ورلڈ چیمپئن ہیں۔بھارت سے اگر موازنہ کیا جائے تو پچھلے کچھ سالوں سے کرپشن کے علاوہ ہر چیز میں وہ ہم سے آگے ہیں۔ہمارے ہاں تو حج جیسے مقدس فریضے میں بھی لوگ کرپشن کرتے ہوئے نہ کوئی خوف محسوس کرتے ہیں اور نہ شرم......!انا ہزارے نے کرپشن کے خلاف آواز اٹھا کر اپنے پیچھے جانثاروں کی ایک کثیر جماعت اکٹھی کر کے حکومت کو یہ دکھا دیا کہ وہاں کی عوام باشعور ہے۔یہی وجہ ہے کہ " گاندھی کے بھگت"نے سولہ دن کی بھوک ہڑتال اور عوامی دباؤ سے حکومتی مندر کی ایسی گھنٹیاں بجائیں کہ سرکار"چرنوں "پر گرنے پہ مجبور ہوگئی۔بدعنوانیوں کے خلاف اٹھنے والی اس عوامی آواز کو پارلیمنٹ نے تحریک بننے سے پہلے ہی سن کر سمجھ لیا۔انا ہزارے کے تمام مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے تین نکاتی بل کو لوک پال میں شامل کیا گیا۔اس فتح کو عوام کی فتح قرار دیا گیا اور ساتھ کرپشن کے خلاف اس جنگ کو جاری رکھنے کا اعلان بھی کیا گیا۔ہماری پارلیمینٹ سے منظور ہونے والے ایسے بلوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے جن پر کبھی عمل درآمد نہ کیا گیا۔ڈرون حملوں کے خلاف منظور کی گئی قرادادا س کی ایک حالیہ مثال ہے۔ہمارے ملک میں تو کرپشن کا وہ سیلاب ہے جس کے ریلے میں پتہ نہیں کتنے ادارے بہہ چکے ہیں۔کرپشن کے ساتھ لاقانونیت اور دہشت گردی کے منجھدار میں پھنسی عوامی ناؤ آخری ہچکولے لیتی نظر آرہی ہے۔فن ولطیفہ میں ہمسایہ ملک کی نقل ہم بڑے شوق سے کرتے ہیں۔کاش !انا ہزارے کے اس مثبت عمل کی بھی تقلید کی جائے مگر کوئی " انا "اِدھر اٹھ کر ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرات نہیں کرتا۔اِدھر کسی" انے" کی آواز پر کون دھیان دے گا......؟ہمارے انے صرف بصارت ہی نہیں بصیرت سے بھی محروم ہیں۔جن کو نہ تو کچھ نظر آتا ہے اور نہ ہی کچھ سجھ۔ہمارے معاشرے میں شیر اور شیروں کے پتر تو بہت ہیں لیکن کاش اِن کی بصیرت ’’سی لائن‘‘جتنی ہی ہوتی۔۔۔کاش!

28اگست 2011ء

sohailloun@gmail.com